An International Journal of ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES

ISLAMICUS

PAKISTAN ISLAMICUS

(An International Journal of Islamic and Social Sciences)

Volume: 04, Issue: 04, October-December 2024, Pages: 17-23

Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home

Publisher Website: https://www.mircpk.net

MUSLIM INTELLECTUALS Research Center Multan-Pakistan

سعید حوی کا نظریہ قرآنی وحدت موضوعی، اہمیت وانفرادیت

SAEED HAWWA'S THEORY OF QUR'ANIC THEMATIC UNIT IMPORTANCE AND INDIVIDUALITY

Dr Muhammad Zakir Hashmi[1], Sadia Shabbir[2], Dr Abdul Basit[3]

Dept. of Islamic Studies, Government Islamia Graduate College Sargodha Road Faisalabad, Punjab, Pakistan.
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University, Faisalabad, Punjab, Pakistan.
Faculty Member, Department of Islamic Studies, Virtual University of Pakistan.

HEC "Y" Category
HJRS HEC Journal Recognition System

ARTICLE INFO

Article History:

Received: September 08, 2024
Revised: October 03, 2024
Accepted: October 05, 2024
Available Online: October 07, 2024

Keywords:

Quranic Thematic Unity
Axis and Summary
Quran
Orientalist
Objections

Funding:

This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

CC BY

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

There are different views of Quranic experts regarding the order and propriety in the verses and surahs of the Holy Quran but Saeed Hawwa took a unique view. He described Surah Baqarah as the axis and Summary of the entire Holy Quran, while the rest of the Surahs are the details of Baqarah. He adapted his theory in the eleven volumes of Al-Asas fi al-Tafseer. The Shaykh called this theory "Qur'anic Thematic Unity"_ and he is unique in this theory, through the successful application of which he rejected the Orientalist objections of incoherence to the Holy Qur'an. Apart from this work, the miracle of the Qur'an was confirmed, the frequency of interpretations was determined and the understanding of the Qur'an was facilitated.

Corresponding Author's Email: zakirsb7867@gmail.com

نظم کے موضوع پر کام کرنے والوں نے مختلف الفاظ استعمال کئے ہیں۔ربط، مناسبت، نظم، نظام وغیرہ۔سعید حویٰ نے وحدت کا لفظ وہ کبھی ''وحدت موضوعیہ'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں کبھی وحدتِ قرآنیہ کا۔

وحدت ''وَحْدَۃٌ'' وَحَدْ یَحِدُ کامصدر ہے۔کہا جاتا ہے۔ وَحَدَ يَحِدُ وَحْدًا وَوَحْدَةً وَحِدَةً وَوُحُوْدًا فهوأوحَدُ وَحَدَ الشَّخْصُ۔انفرد بنفسه ۔ایک ہونا، اکیلا ہونا، منفرد ہونا، تنہا ہونا۔

شیخ حوّیٰ کے استعمال میں یہ لفظ ربط، مناسبت اور نظم سے جامع ہے۔وہ اسے وسیع تر معنی میں استعمال کرتے ہیں ان کے استعمال کے مطابق: ''وحدت'' سے مراد یہ ہے کہ ایک سورت کی آیات میں موضوع اور محور کے اعتبار سے یکسانیت ہو اور اسی طرح تمام سورتوں میں بھی یکسانیت ہو یہی ان کے نزدیک وحدتِ موضوعی ہے۔ جسے بیان کرنے کے لئے انہوں نے ۱۱ مجلدات پر ''الاساس فی التفسیر'' تحریر کی۔شرعی احکامات کو بیان کر دیا جائے۔

موضوعی وحدت کی اقسام

موضوعی وحدت کی دو قسمیں ہیں۔

۔وحدت موضوع ۲۔وحدت موضوعیہ

وحدت موضوعیہ کی پھر دو قسمیں ہیں:

۱۔ قرآنی سورتوں کی موضوعی وحدت۔

۲۔ پورے قرآن کریم کی موضوعی وحدت۔

وحدت موضوع (تفسیر موضوعی)

وحدتِ موضوع

خدمتِ قرآن کے سلسلے میں ہر زمانہ کچھ نئی جہات لے کر آیا عصر حاضر کے جدید تفسیری رجحانات میں سے ایک موضوعی تفسیر کا رجحان ہے۔قرآنِ کریم میں ایک موضوع کی تمام آیات کو ایک جگہ پر جمع نہیں کر دیا گیا بلکہ ایک موضوع کی مختلف آیات مختلف مقامات پر مختلف مناسبتوں سے مذکور ہیں اس تفسیری رجحان میں ایک موضوع سے متعلقہ تمام آیات کو ایک جگہ جمع کر کے ان آیات کی تفسیر کی گئی۔اس منہج پر ماضی میں کام ہو۔جیسے احکام القرآن اور قصص القرآن، ان کتب میں کسی ایک موضوع کی تمام آیات کو اس موضوع کی رائج ترتیب سے جمع کر کے ان کی تفسیر کر دی جاتی ہے۔اس موضوع پر چند جدید کتب بھی ہیں جیسے الادیان فی القرآن از محمود بن شریف، التاریخ الجغرافی فی القرآن سید مظفر الدین تادفی، القرآن والطب محمد محمود سلیمان، القرآن والیہود از محمد عزہ دروزہ ،پیام قرآن ناصر مکارم شیرازی ، التفسیر الموضوعی لسور القرآن الکریم عبد العزیز محمود طہمار، مرکز لحوث و دراسات سعودی عرب ریاض نے موسوعۃ التفسیر الموضوعی تحریر کیا ہے، مباحث فی التفسیر الموضوعی مصطفی مسلم محمد (2021م) کا ایک شاندار منصوبہ اور کارنامہ ہے۔

یقیناًیہ آیات کی تفسیر اور ان کے معانی پر غور کرنے کا جدید منہج ہے۔جس کے نتائج مختلف ہو سکتے ہیں کہ ایک آیت کو اس کے سیاق وسباق میں دیکھنا اور دوسرا اس آیت کو اس کے موضوع سے متعلقہ تمام آیات کے سامنے رکھ کے دیکھنا اس طرح معانی ومفاہیم کی تعین میں فرق آسکتا ہے۔

شیخ سعید کے وحدتِ موضوعی سے یہ مراد نہیں بلکہ اس کے برعکس وہ موجودہ ترتیب کے مطابق آیات کو سیاق وسباق کی روشنی میں مرتبط کرتے ہیں۔اور پوری سورت کو ایک سباق بلکہ پورے قرآن کریم کو ایک سباق میں دیکھتے ہیں۔

قرآنی سورتوں کی وحدت

سورتوں کی موضوعی وحدت سے مراد مقاصد سور ہیں۔سعید حویٰ نے سورتوں پر کلی اور عمومی نظر ڈالی اور مقاصد سور پر بحث کی ہے۔وہ تفسیر آیات سے قبل سورتوں کے مقاصد اور اہداف پر غور کرتے ہیں۔پھر ان مقاصد کی روشنی میں وہ سورت کی آیات کی تقسیم کرتے ہیں اور اقسام، مقاطع، فقرات اور مجموعوں کی تحدید کرتے ہیں۔مقاصدِ سور پر اہل علم نے پہلے بھی کام کیا جیسے سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے الاتقان فی علوم القرآن کی ۶۲ ویں نوع میں مقاصد سور کی اہمیت پر روشنی ڈالی وہ کہتے ہیں:

> "الامر الکلی المفید لعرفان مناسبات الآیات فی جمیع القرآن ھو انک تنظر الغرض الذی سیقت له السورة وتنظر مایحتاجه ذالک الغرض من المقدمات وتنظر فی مراتب تلک المقدمات قرباً وبعدًا من المطلوب ۔۔۔الخ"[1]

> "ایک جامع معنی جو آیات قرآن کی مناسبتوں کو سمجھنے میں مفید ہے وہ یہ ہے کہ اس مقصد پر غور کیا جائے جس کے لئے کوئی سورت نازل ہوئی پھر اس مقصد کے مقدمات پر غور کیا جائے جن مقدمات سے وہ مقصد حاصل ہوتا ہے۔ پھر دیکھا جائے کہ ان مقدمات میں سے کون سے مقاصد قریب ہیں اور کون سے بعید اور پھر ان مقدمات کے توابع اور لوازم پر غور کیا جائے تو سورت کی ہر ہر آیت سے مناسبت معلوم ہو جائے گی۔"

سیوطی سے قبل ابراہیم بن عمر البقاعی (م ۸۸۵ء) نے "مقاصد النظر للاشراف علی مقاصد السور" تصنیف

کی جس میں تمام سورتوں کے مقاصد بیان کئے ہیں۔اسے دار المعارف ریاض نے شائع کیا۔بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز۔ محمد الدین فیروز آبادی (م ۸۱۷ء) کی تصنیف ہے۔جس میں مقاصد سور کا ضمنا ذکر ہے اور بنیادی طور پر علوم القرآن کا بیان ہے۔دیگر علماء جیسے شاطبیؒ نے موافقات میں اور ابن تیمیہ وغیرہ نے اس پر کلام کیا۔اسی طرح حمید الدین فراہی نے بھی مقاصد قرآن سے استفادہ کیا۔ڈاکٹر محمد عبداللہ دراز رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی مقاصد قرآن میں تدبر کو قرآنی نظم ونسق کے لئے مددگار قرار دیا۔[2]

شیخ سعید حوّیٰ کے مقاصد سور کی تعیین کا منہج

سعید حویٰ ہر سورت کی تفسیر سے قبل اس سورت کا مقصد "محور" کے عنوان سے بیان کرتے ہیں اور پھر اس سورت کے بقرۃ سے محور کو بیان کرتے ہیں وہ ہر سورت کی ابتداء میں "کلمہ فی سورۃ۔۔۔ومحورھا" کا عنوان قائم کرتے ہیں۔

سورۃ آل عمران میں وہ کہتے ہیں کہ سورۃ بقرۃ کی ابتدائی آیات "آلم" سے شروع ہو کر "المفلحون" پر ختم ہوتی ہیں اور سورۃ آلِ عمران بھی "آلم" سے شروع ہو کر "تفلحون" پر اختتام پریز ہوتی ہے۔لہٰذا آل عمران، بقرۃ کی پہلی بیس آیات کی تفسیر وتفصیل ہے اور اسی سے معلوم ہوا کہ آل عمران کا مقصد ومحور "صفاتِ متقین" ہیں اور جس طرح بقرۃ کی پہلی آیات میں میں متقین کی صفات کے بعد تبعاً کافروں کا ذکر ہے اسی طرح آل عمران میں بھی ہے۔پھر شیخ سورت کو اقسام، مقاطع، فقرات اور مجموعوں میں معالم کی دلالت کے ذریعے تقسیم کرتے ہیں اور ان میں ربط بیان کرتے ہیں۔سعید حویٰ تمام سورتوں

کا محور سورۃ بقرۃ کو قرار دیتے ہیں اور ان کے نزدیک سورۃ بقرۃ کی کوئی ایک آیت یا زیادہ آیات قرآنِ کریم کی ہر سورت کا محور ہیں لٰہذا انہوں نے ہر سورت کا ایک محور و مقصد طے کیا اور مقصد کے مقدمات، تمہیدات، مناسبات اور لوازم کے قرب و بعد کے اعتبار سے پوری سورت کو اقسام، مقاطع، فقرات اور مجموعوں میں تقسیم کیا اور اس طرح ہر سورت کا ربط بقرۃ کے ساتھ قائم کرکے پورے قرآنِ کریم کی وحدت ثابت کی۔ مثلاً سورۃ مائدہ کی ابتداء میں وہ کہتے ہیں کہ مائدہ اور اس سے پہلی تینوں سورتوں میں مختلف موضوعات ہیں جن کا جامع ربط ملتِ اسلامیہ کی نشاط ثانیہ، اقامتِ دین اور اُمت کی تنظیم ہے جبکہ یہ کام توحید و شریعت کو بنیاد بنا کر کیا جائے۔

شیخ سعید کی رائے کے مطابق سورۃ المائدہ البقرۃ کی دو آیات

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ. الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔"[3]

کی تفصیل ہے۔

شیخ حویٰ سورت اور ان دو آیات میں ربط و مناسبت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں

"فهذا هو الطريق الى الكفر والنفاق، نقض العهد وقطع لماامرالله به ان يوصل و افساد فى الارض فاولئك هم الفاسقون وهم الخاسرون وهم الكافرون وهم المنافقون بقسميهم وتأتى سورة المائده لتحرز المرء من هذه الاخلاق وتفصيل فيها وتدعوا فى مايقابلها"[4]

"یعنی ان آیات میں عہد شکنی، قطعِ ارحام اور فساد فی الارض کو کفر و نفاق کا راستہ قرار دیا گیا ہے اور یہی لوگ فاسق، خسارہ پانے والے اور کافر و منافق ہیں اور سورۂ مائدہ ان برے اخلاق سے بچانے کے لئے نازل ہوئی اور یہ سورت ان بُرے اخلاق کے مقابل عمدہ اخلاق کا بیان کرتی ہے لٰہذا یہ سورت ان دو آیات کی تفصیل ہے۔"

سورۃ انعام کا محور بقرۃ کی آیات

"كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ. هُوَالَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَبِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ"[5]

کو قرار دیا اور پھر "کلمہ فی سورۃ الانعام" کے عنوان سے انعام کا مقصد و محور اور بقرۃ سے ربط و مناسبت بیان کرتے ہیں اور سورۃ نساء اور مائدہ سے بھی مناسبت بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ تینوں سورتیں بقرۃ کی آیات ۲۱تا۲۹ کی تفصیل ہیں اس بیان کی روشنی میں سعید حویٰ نے تین نکات بیان کئے۔

۱۔ سورۃ انعام کی سورہ بقرۃ کے محور سے مناسبت

۲۔ سورۃ انعام کا موضوع اور مقصد

۳۔ سورۃ نساء، مائدہ اور انعام کی سورۃ بقرۃ کے محور سے مناسبت

شیخ سعید ہر سورت کی ابتداء میں "کلمۃ فی سورۃ۔۔۔ و محورھا" کے عنوان سے مقاصد بیان کرتے ہیں اس مقام پر وہ آلوسی سے اکثر اور سید قطب شہید کی "فی ظلال القرآن" سے مقاصد، نقل کرتے ہیں۔ بظاہر "الاساس" کا قاری محسوس کرتا ہے کہ "حویٰ" کی نظم شاید "قطب" کی مرہونِ منت ہے کیونکہ "الاخوان" اور دیگر حوالوں سے حویٰ، قطب سے بے حد متاثر ہیں تاہم اس کا تجزیہ کیا تو معلوم ہوا کہ درحقیقت ایسا نہیں حویٰ ہر سورت کی ابتداء میں ہمیشہ "فی ظلال القرآن" سے نقل کرتے ہیں کبھی کامل اور کبھی ناقص مگر محور افرینی میں اس سے اخذ نہیں کرتے بلکہ بقرۃ کی آیات کے مطابق محور کشید کرتے ہیں تجزیہ کے لیے جدول ملاحظہ ہو۔

نمبر سورۃ	سورۃ	فی ظلال القرآن میں بیان کردہ مقاصد	حویٰ کے مقاصد و محاور سور
۵۱	الذاریات	قلب انسانی کی فکر دنیا سے آزادی اور عالم بالا سے وابستگی	ھدیً المتقین کی تفصیل (محورِ بقرۃ: ۱تا۵)
۵۲	الطور	قلبِ انسانی کے باطل خیالات کا خاتمہ	انواعِ عذاب کا بیان، پھر متقین اور ان کے اعمال کا بیان، رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کا حکم، کفار کے مطاعن کارد، تسبیح و تحمید پر اختتام۔ (محورِ بقرۃ: ۱تا۵)
۵۳	النجم	اسلامی نظریہ و عقیدہ کے اساسی عناصر	محسنین کے اوصاف، متقین جن چیزوں سے بچتے ہیں۔
۵۴	القمر	مکذبین کا انجام، قیامت کے مناظر	قمر اور انبیاء کا محور ایک ہے۔ انذار، تکذیب کفار کا انذار سے عدم استفادہ، کفار کی دنیوی و اُخروی سزا (محورِ بقرہ: ۶تا۷)
۵۵	الرحمٰن	نظامِ کائنات کی شہادت سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنا	اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا تعارف اور اس کی تخلیقات یاد دلا کر عبادت کا مطالبہ (محورِ بقرہ: ۲۱تا۲۲)

۵۶	الواقعہ	بعث بعد الموت	احوالِ سابقین، اہل یمین وشمال اور تسبیح
۵۷	الحدید	دعوتِ اسلامی کی ترغیب وتحریک	ایمان، کفر، نفاق (محور بقرۃ: ۲۷)
۵۸	المجادلۃ	نفاذِ اسلامی کی تیاری وتربیت	ہدایت کے سلبی معانی (محور بقرۃ: ۲۶۔۲۷)
۵۹	الحشر	یہودیوں کی غداری پر سزا کے ذریعے اُمت کی تربیت	اللہ تعالیٰ اور اس کے افعال واسماء کا بیان (محور بقرۃ مقدمہ)
۱۰۵	الفیل	واقعہ فیل کا بیان	کفار کی سزا
۱۰۶	القریش	فیل کا تسلسل	فیل کا تسلسل
۱۰۷	الماعون	نفاق وریاکاری سے اجتناب	منافقین کے اوصاف (محور بقرۃ: ۸،۹،۱۰)
۱۰۸	الکوثر	رسول اللہ ﷺ کی تسکین	نماز وقربانی کا حکم (محور بقرۃ: ۲۱تا ۲۵)
۱۰۹	الکافرون	توحید وشرک میں مصالحت کی کلیتاً نفی	عبادت کا حکم اور شرک کی نفی (محور بقرۃ: ۲۱تا۲۵)
۱۱۰	النصر	رسول اللہ ﷺ کو خوش خبری اور اسلامی تصورِ حیات کا اصول	عبادت تسبیح، تحمید، استغفار (محور بقرۃ: ۲۱تا۲۵)
۱۱۱	اللھب	دعوتِ اسلامی کے دشمنوں کی سزا	فاسقین کے نمونے (محور بقرۃ: ۲۶تا۲۷)
۱۱۲	الاخلاص	عقیدہ توحید	ذات وصفاتِ الٰہیہ کا تعارف (محور بقرۃ: ۲۸تا۲۹)
۱۱۳	الفلق، الناس	اللہ تعالیٰ کی ذات اصل پناہ گاہ	شیطانوں کے شر سے پناہ (محور بقرۃ: ۳۰تا۳۹)

"الاساس فی التفسیر" اور "فی ظلال القرآن" میں بیان کردہ مقاصد ومحاورِ سور کا موازنہ کرنے سے یہ حقیقت عیاں ہے کہ اگرچہ حویٰ ہر سورت کی ابتداء اور تفسیر میں فی ظلال القرآن سے بہت کچھ نقل کرتے ہیں اور قطب کے بیان کردہ مقاصد بھی نقل کرتے ہیں تاہم حویٰ کے محاور سور پر قطب کے بیان کردہ مقاصد مضامین کی چھاپ نہیں اور حویٰ نے محاور کی تعیین میں قطب سے استفادہ نہیں کیا نہ اتباع کی بلکہ وہ کسی نہ کسی طرح ہر سورت کو بقرۃ کی آیات کی تشریح وتفصیل قرار دیتے ہیں۔ عمومی طور پر مقاصد و محاور میں تقریباً ۵ فیصد اشتراک ہے اور ۹۵ فیصد اختلاف ہے۔

سورتوں میں معالم بقرۃ

حویٰ مقصد سورت بیان کرنے اور اسے بقرۃ کی آیات سے مرتبط کرنے کے بعد سورت کی مقاطع اور فقرات کی طرف تقسیم کرتے ہیں۔ بقرۃ سے محور تلاش کرنے اور ارتباط قائم کرنے میں وہ الفاظ کو معالم قرار دیتے ہیں مثلاً سورہ آلِ عمران کے محور کی تشکیل کے دوران وہ کہتے ہیں بقرۃ بھی الٓمٓ سے شروع ہوئی اور آلِ عمران بھی، اسی طرح متقین کی صفات "الْمُفْلِحُوْنَ" پر اختتام پذیر ہوتی ہیں تو آل عمران "تُفْلِحُوْنَ" پر اختتام پذیر ہوتی ہے دونوں کا ابتداء واختتام یکساں ہے لہٰذا البقرۃ کی مذکورہ آیات آل عمران کا محور ہیں۔ سورۃ نساء میں وہ کہتے ہیں کہ بقرۃ کے مقدمہ کے بعد پہلا مقطع "یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ" سے شروع ہوتا ہے اور سورۃ نساء بھی "یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ" سے شروع ہوتی ہے پھر مقطع اولی کا اختتام "وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ" پر ہوتا ہے اور نساء کا اختتام بھی "وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ" پر ہوتا ہے۔ لہٰذا نساء کا محور مذکورہ بالا آیات ہیں۔

"طٰہٰ" میں مناسبت ملاحظہ ہو "طٰہٰ" کا آغاز "طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی" اور اختتام "وَمَنِ اھْتَدٰی" پر ہوتا ہے اب بقرۃ سے اس کا محور تلاش کریں تو وہ بقرۃ کی ابتدائی آیات ہیں "وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ" اور اختتام "اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ" پر ہوتا ہے لہٰذا مذکورہ آیات "طٰہٰ" کا محور ہیں اور "طٰہٰ" ان آیات کی تفسیر توضیح۔[6]

مقدمہ قسم۔ مقطع، فقرہ اور مجموعہ میں وحدت

شیخ سعید سورتوں میں وحدت بیان کرنے کے لئے انہیں مقدمہ قسم، مقطع، فقرہ اور مجموعہ میں تقسیم کرتے ہیں اور پھر ان اجزاء سورت میں وحدت بیان کرتے ہیں مثلاً سورہِ جاثیہ کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے۔

مقدمہ:	۱ تا ۲	پہلے مقطع کا پہلا مجموعہ:	۳ تا ۱۱
پہلے مقطع کا دوسرا مجموعہ:	۱۲ تا ۲۰	دوسرا مقطع:	۲۱تا۲۸

ہر جز کے بعد "کلمہ فی السیاق" کے عنوان سے وحدت بیان کرتے ہیں۔ پہلی دو آیات میں اسماء باری تعالیٰ "العزیز" اور "الحکیم" کا ذکر ہے اور باقی سورت انہیں دو اسماء کے مظاہر ہیں جیسے انسان کا مکلف ہونا، حساب، تخلیقِ کائنات اور نزول قرآن وغیرہ۔ پہلے مجموعے کی ابتداء کی آیات میں حکمتِ باری تعالیٰ کے مظاہر مثلاً تخلیق انسانیت، تخلیقِ کائنات، اختلاف لیل ونہار، بارش، زمین بارش سے زندہ ہونا اور ہواؤں کا ذکر ہے۔ یہ "الحکیم" کے مظاہر ہیں اور آخری آیات میں "العزیز" کے مظاہر ہیں جیسے جھوٹوں اور گناہگاروں کی ہلاکت، پھر ان کونی دلائل کے بعد کفر کے اسباب بتائے کہ وہ قلبی وسلوکی امراض ہیں پھر بتایا کہ قرآن کریم کی صفت ہدایت ہے اور آخر میں کافروں کا انجام بتادیا۔ شیخ حوی کے نظریہ کے مطالعہ کے بعد اب ان کے کام کی اہمیت کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

موضوعی وحدت کی اہمیت وانفرادیت

۱ ایک سورت کی آیات کے ربط پر اور اسی طرح سورتوں کے باہمی ربط پر بہت سے اہل علم نے کام کیا آیات وسورت کے پس منظر سیاق وسباق اور اسباب نزول

پر کام کیا سورتوں کے طوال مئین ،مثانی اور مفصل کی طرف تقسیم پر بھی علماء کی تصریحات موجود ہیں لیکن اس کام کا احاطہ آج تک نہیں کیا گیا یعنی آج تک کسی اہل علم نے بھی قرآن کریم کی تمام سورتوں اور آیات کا ایسا ربط بیان نہیں کیا جس سے پورا قرآن ایک وحدت نظر آئے۔

۲۔ عصر حاضر میں سورتوں اور آیات کے باہمی ربط پر بہت سے سوالات اٹھائے جا رہے ہیں جن کے شافی جواب ضروری ہیں۔ گویا موضوعی وحدت پر کام عصر حاضر کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت سعید حویٰ نے ''الاساس فی التفسیر'' کی شکل میں پوری کی ہے۔

۳۔ ایسی قرآنی وحدت جو تمام سورتوں اور آیات کا احاطہ کرے شیخ سعید حوی کا امتیاز ہے۔

سعید حویٰ کہتے ہیں:

''من ابم خصائص هذا التفسير اشتماله على نظرية فى الوحدة الموضوعية استوعبت القرآن كله فيقول: ان الخاصية الاولى لهذا التفسير وقد تكون ميزته الرئيسية انه قدم الاول مرة. فيما اعلم. نظرية جديدة فى موضوع الوحدة القرآنية وهو موضوع حاوله كثيرون والفوا فيه ولكن اكثر ماشغلهم فيه هوالحديث عن مناسبة الآية فى السورة الواحدة ومناسبة آخر السورة السابقه لبداية السورة اللاحقه ولم يزيدوا على ذالک. فيما اعلم''[7]

''اس تفسیر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں موضوعی وحدت کا ایسا نظریہ بیان کیا گیا ہے جو پورے قرآن کریم کو محیط ہے۔ اور یہ اس تفسیر کا سب سے بڑا امتیاز ہے کیونکہ میرے خیال میں یہ ایک جدید نظریہ ہے اس لئے کہ اس موضوع پر اہل علم نے بہت کاوشیں کیں، کتابیں بھی تصنیف کیں لیکن انہوں نے یا تو ایک سورت کی آیات کا باہمی ربط بیان کیا یا ایک سورت کی کی آخری آیت کا اگلی سورت کی پہلی آیت سے اور یہ ربط بھی کامل و مستوعب نہیں بیان کیا۔ اسی طرح میری خیال میں پورے قرآن کریم کا کامل ربط آج تک بیان نہیں کیا گیا۔''

شیخ کے وحدت موضوعی کے ذریعے

۴۔ اعجاز القرآن کے بعض اہم پہلو بیان کئے۔

۵۔ مستشرقین، اعداء اسلام اور ایسے تمام لوگوں کا رد کیا جنہوں نے موضوعی وحدت کا انکار کیا اور ترتیب نزولی پر مرتب کرنے کی ہدایت کی۔

۶۔ اس جامع نظریہ کی مدد سے قرآن فہمی میں مدد ملی۔

۷۔ موضوعی وحدت کے نظریہ کے ذریعے تفسیر کا تعین کرنے میں مدد ملی۔ ان امور کی ذرا تفصیل ملاحظہ ہو۔

اس موضوع کا احاطہ عصر حاضر کے بہت سے اہم مطالب واضح کرتا ہے۔ اور قرآنی اسرار کے دقائق پر بحث کرنے والے طلابِ علم و معرفت کی پیاس بجھاتا ہے اسی طرح اعجاز القرآن کے لئے بنیادیں بھی فراہم کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

''هذه التغطية كما انها تلبى مطلبا ما من مطالب عصرنا فانها تروى ظمأ طلاب العلم والمعرفة والباحثين عن دقائق اسرار هذا القرآن كما انها تضع لبنة فى صرح الحديث عن اعجاز القرآن ومعجزاته''[8]

''یہ تفسیر جس طرح عصری مسائل پر مشتمل ہے اسی طرح طالبین علم و معرفت اور قرآن کریم کے اسرار کے دقائق تلاش کرنے والوں کو بھی سیراب کرتی ہے۔ اسی طرح اعجاز القران اور معجزات القران کے مسئلہ کو بھی بنیاد فراہم کرتی ہے۔''

۲۔ موضوعی وحدت کے نظریہ کے ذریعے ترتیب قرآن پر وارد مستشرقین کے ایرادت کا ابطال

شیخ کہتے ہیں کہ بہت سے لوگ جن کو میں نے اپنے اس موضوعی وحدت کے نظریہ کے متعلق بتایا مجھ سے پوچھتے ہیں اس کا کیا فائدہ ہے۔ تو میں انہیں جواب دیتا ہوں کہ اس موضوع پر کام قرآن کریم کے منکرین کے ایک بہت بڑے شبہ کا رد و ابطال ہے۔

منکرینِ قرآن کہتے ہیں قرآن کی کسی ایک سورت کی آیات کے درمیان کوئی ربط اور جامع نہیں اسی طرح سورتوں کے درمیان بھی کوئی ربط نہیں ایسی بے ربط کتاب تو کسی انسان کی بھی نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ اسے رب العالمین کا کلام کہا جائے۔

یہ ایک حقارت آمیز شبہ ہے جس سے قرآن کریم کا مرتبہ ایک انسان کی تصنیف سے بھی پست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ شیخ نے ہر ہر سورت کی آیات کا ربط بیان کر کے ان میں وحدت ثابت کی ہے۔ اور اسی طرح تمام سورتوں اور ان کی آیات کے درمیان ایسی کمال کی وحدت بیان کی ہے جس تک کوئی عالم پہنچ سکا نہ کسی کے دل میں کھٹکی۔ اسی طرح میں نے دشمنانِ خدا کے تیر انہیں کے جگر میں پیوست کر دیے ہیں۔

قرآنِ کریم کی نظم و ترتیب پر دشمنانِ اسلام کی طرف سے ہرزہ سرائیاں اور زہر افشانیاں ملاحظہ فرمائیں جس سے سعید حویٰ کے موضوعی وحدت پر کام کی اہمیت اظہر من الشمس ہو گی۔

''نولڈیکے''The Encyclopedia Britaniaxyi میں کہتا ہے: یہ محسوس ہوتا ہے کہ سورتوں میں خیالات کے سلسلے میں اکثر تعطل و انقطاع واقع ہوا۔[9] سورتوں کے بعض حصے بالکل منفرد اور الگ نظر آتے ہیں۔[10]

یہ انداز لطیف انداز سے تشکیک پیدا کرنے کے لئے ہے۔ آگے جارحانہ انداز اور سخت حملہ ملاحظہ کریں۔ قرآن مجید کا ربط بالکل ٹوٹا ہوا ہے اور ہم یہ بات کہنے کا بھی حق نہیں رکھتے کہ قرآنِ مجید کا بے جوڑ ہونا کسی بعد کے آدمی کا بھدا بھونڈا اور بے ڈھنگا کام ہے۔ بلکہ اس

طرح کے تغیر و تبدل قدیم عربی کلام میں بھی اکثر پائے جاتے ہیں۔[11]

''چارلس جے آدمز'' کہتا ہے قرآنِ مجید میں کوئی ادبی ترتیب نہیں بلکہ اس کے اجزاء منتشر ہیں۔

Thomas Garlyle کے خیالات ملاحظہ کریں

''تمام رو رعایت کے باوجود ایک عام قاری کے لئے اور خصوصاً مخالف کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ قرآن آسمانی کتاب ہے اور یہ کہ یہ کتاب دنیا کے لئے ایک بڑی نعمت ہے عمدہ طرز پر لکھی گئی ہے عمدہ چھوڑیے محض ایک کتاب کی حیثیت سے بلکہ وہ یہ ماننے پر مجبور ہو گا کہ یہ بے ربط اور منتشر مضامین کا مجموعہ ہے۔ یہ یقیناً ایک لکھی ہوئی کتاب ہے مگر شاید دنیا کی سب سے خراب کتاب ہے ہاں یہ نا قابل فہم نہیں ورنہ عرب متاثر نہ ہوتے۔''[12]

ولیم میور کہتا ہے:

''اس میں حد درجہ بے نظمی اور بے ترتیبی موجود ہے مضامین ایک دوسرے سے مختلف ہیں نہ زمانی ترتیب ہے نہ معنوی جو ٹکڑا مدینہ میں نازل ہوا وہ پہلے آگیا ہے جو مکہ میں اترا وہ بعد میں بعد کا قانون پہلے کا ناسخ ہے ابھی ایک بحث چل رہی ہے کہ اچانک ایک دوسرا جملہ آجاتا ہے جو موقع محل کے اعتبار سے بالکل بے تعلق اور اجنبی ہے اس صورتحال میں یہ کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ عہدِ نبوی میں قرآنِ مجید اسی نظم و ترتیب سے تھا۔''[13]

آپ نے بے بصیرت اعداء اسلام کے کم علمی، کج فہمی پر مبنی بے بنیاد الزامات ملاحظہ کیے جو تعصب و عناد کے آئینہ دار ہیں۔

بعض مستشرقین نے تو قرآن کریم کو ترتیب نزولی کی طرف لوٹانے پر پورا زور دیا کیونکہ ان کے خیال میں موجودہ ترتیب بالکل بے ربط ہے۔ ان کے خیال میں اصل قرآن کو حاصل کرنے کے لئے اسے ترتیب نزولی پر مرتب کرنا ضروری ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح قرآن کریم کے متین کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے اسی طرح اس کی ترتیب کی حفاظت بھی اپنے ذمہ لی ہے سورۃ القیامہ میں ہے ''اِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَہٗ وَقُرۡاٰنَہٗ'' قرآن کریم کو جمع کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ اسی حفاظت کا طریقہ کار یہ اختیار کیا گیا کہ جب بھی قرآن کریم کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو ساتھ اس کی ترتیب اور جگہ بھی بتادی جاتی اسی لئے خود سرور عالم ﷺ اور بعد میں حضرات صحابہ کرام نے بھی اس کا مکمل اہتمام رکھا یہی وجہ ہے کہ آج تک قرآن کریم کا کوئی ایسا نسخہ دیکھنے سننے میں نہیں آیا جو موجودہ ترتیب سے مختلف ہو۔ وہ ترتیب جس کو اللہ رسول اور مسلمان کوئی بھی قائم نہیں رکھنا چاہتا مستشرقین اسے قائم رکھنے میں بضد ہیں اور مشن بنا کر اس پر کام کرتے رہے اس کار خیر کا مقصد سوائے تشکیک اور ابہام پیدا کرنے کے کچھ نہیں جس میں وہ بری طرح ناکام ہوئے

جن لوگوں نے قرآنِ کریم کو نزولی ترتیب پر لانے کی کوشش کی وہ درج ذیل ہیں۔

ولیم میور (Willium Muir) نولڈکے، (Noldeke) ویل (Weil) گرم (Grimn) راڈویل (Rod Well) فلوگل (Flygal) ایچ پر شفیلڈ (H. Hir Schfeld) اور بلاشیر وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے نقطہ نظر کا خلاصہ یہ ہے: قرآن کریم کو کبھی بھی ترتیب نہیں دیا گیا زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ لمبی سورتوں کو پہلے اور چھوٹی سورتوں کو بعد میں رکھا گیا۔ قرآن کریم کو تاریخی اعتبار سے مرتب کرنا ناممکن ہے۔ اسی لئے اصل قرآن کو حاصل کرنا ناممکن ہے۔ قرآنِ کریم کی موجودہ ترتیب بے مقصد اور بے قاعدہ ہے۔

نولڈیکے مکی دور کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کا مشورہ دیتا ہے مگر وہ حد بندی نہیں کر سکا۔[14] یاد رہے کہ منٹگمری واٹ نے اس حوالے سے کچھ نیا نظریہ پیش نہیں کیا بلکہ اسی کے نظریات کا جائزہ لیا۔[15] ہرشن فیلڈ نے قرآنِ کریم کا طرز بیان کے اعتبار سے نازل ہونا فرض کیا ہے۔ اسی سے سورتوں کے ٹکڑے اور رکوعوں میں تقدیم و تاخیر کر دی لیکن دیگر مستشرقین کی طرح اس سے بھی سخت غلطیاں ہوئیں بقرۃ کی آیات ۲۰۰ تا ۲۱۰ کو وہ مکی قرار دیتا ہے حالانکہ ان میں یہود کو خطاب ہے اور واضح ہے کہ یہود مدینہ میں تھے۔[16]

حیرت کی بات یہ ہے کہ ان مستشرقین نے اپنی تحقیقات کے آخر پر کہا کہ ان کی کوششیں ادھوری ہیں۔ نولڈیکے کہتا ہے کہ قرآن کو مرتب کرنا ممکن ہی نہیں۔ ترتیب قرآن کے حوالے سے مستشرقین اپنے اس نئے نقطہ نظر پر اتفاق نہ کر سکے بلکہ ایک دوسرے کی تردید کرتے رہے۔ ان کی تحقیقات کی علمی و تحقیقی حیثیت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ آپس میں ہی تضادات کا شکار ہیں ان تضادات کی تفصیل کے لیے مقام گنجائش نہیں رکھتا۔

بعض اہلِ تشیع نے بھی مستشرقین کو بے بنیاد دلائل فراہم کئے ہیں کہ قرآن میں ترتیب نہیں جن کا علمی محاسبہ ڈاکٹر محمد احمد یوسف القاسم نے کیا ہے اور اپنے مقالات کی تحقیقات میں ان شبہات کا ابطال کیا ہے۔ سعید حویٰ نے پورے قرآن کریم میں موضوعی وحدت بیان کر کے ان تمام شبہات کا ازالہ کر دیا۔

موضوعی وحدت فہم قرآن اور معانی و مفاہیم کی تعیین کا ذریعہ

قرآن کریم پر موضوعی وحدت کے اعتبار سے غور کرنا کئی اعتبار سے قرآنِ کریم کی خدمت ہے۔ مثلاً مسئلہ اعجاز القرآن کی تاکید، اسرارِ قرآن کی معرفت، مکی و مدنی کے افتراق سے پیدا ہونے والے شبہات کا ازالہ، سیاق و سباق سے متعین ہونے والے معانی کی فہم اس نکتہ کے اعتبار سے یہ تفسیر باقی تفاسیر سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ اور قرآنِ کریم پر اس مجموعی نظر سے بعض ایسے مفاہیم قرآن کی تعیین ہو گی جو دیگر بعض معرکۃ الآراء مسائل کی بنیاد ہیں اور موضوعی وحدت کے اعتبار سے قرآن کا مطالعہ لامتناہی معانی کا

دروازہ کھولتا ہے جس کے شواہد آپ اس تفسیر میں جابجا دیکھ سکتے ہیں۔

"الاجابة على هذا الموضوع - - - تخدم قضايا - - منها قضية تاكيد اعجاز القرآن ومنها قضية دحض شبهة ان هناك افتراقاً بين القرآن المكى والمدنى---ومنها تخدم قضية الفهم للكثير من المعانى التى يدل عليها السياق ان هذه النقطة التى هى فى بعض جوانبها"[17]

"تميز هذه التفسير عن غيره لاتخدم فقط فيماذكرنابل تخدم فى رؤية كثير من المعانى محل هذه المعانى فى البرهان على كثير من القضايا كما انها ترينا ان هذه القرآن من خلال سياق الآية فى السور ومن خلال سياق الآيات بالنسبة لمجموع القرآن ومن خلال صلات السور بعضها ببعض ومن خلال نواح اخرى يعطينا المعانى لانهاية لها"[18]

"اس تفسیر کا ایک امتیاز یہ ہے کہ یہ کثیر مسائل میں آیت کے معنی کی تعیین میں مدد دیتی ہے اسی طرح اس تفسیر میں بیان کردہ وحدتِ سورت، مجموعی وحدتِ قرآن، سورتوں کے باہمی ربط اور دیگر اعتبارات کی وجہ سے لا متناہی معانی حاصل ہوتے ہیں۔"

موضوعی وحدت بعض سورتوں کے حروف مقطعات سے شروع ہونے کی حکمت کے بیان کا ذریعہ بھی ہے۔ شیخ سعید کہتے ہیں کہ ساتھ ساتھ وحدت موضوعی نے مجھے بعض سورتوں کے خاص حروف سے شروع کرنے کی حکمتیں بھی سمجھائی ہیں۔ اگرچہ ان حروف مقطعات کے اسرار و رموز پر ہر زمانے کے علما نے کلام کیا ہے۔

نتائج بحث:

۱۔ شیخ حوّیٰ نے قرآنی اجزاء میں ربط و مناسبت کے لیے ایک منفرد اصطلاح استعمال کی جسے وہ وحدتِ موضوعی کا نام دیتے ہیں۔ شیخ کی موضوعی وحدت سے مراد تفسیر موضوعی نہیں جو عصرِ حاضر کا جدید تفسیری رجحان ہے کہ ایک موضوع کی تمام آیات پورے قرآنِ کریم میں منتشر ہیں انہیں یکجا کر کے تفسیر کی جائے بلکہ اس کے برعکس انہوں نے قرآنِ کریم کی ترتیب کے مطابق آیات و سور بلکہ پورے قرآنِ کریم میں وحدت بیان کی ہے۔

۲۔ انہوں نے مقاصدِ سور کو بھی اپنے نظریہ کے انطباق میں استعمال کیا جن کو وہ محور کا نام دیتے ہیں اور باقاعدہ ہر سورت کے شروع میں بیان کرتے ہیں لیکن ان مقاصد کی تعیین میں وہ منفرد ہیں کہیں کہیں سید قطب سے اخذ کرتے ہیں۔

۳۔ موضوعی وحدت کے اس نئے نظریہ اور اس کے انطباق سے ربط و مناسبت کے اعتبار سے قرآن کریم پر ہونے والے اعتراضات کا رد ہو گیا مزید یہ نظریہ اعجاز القرآن کا اثبات کرتا ہے اور معانی کی تعیین اور فہم قرآن میں مفید ہے۔

References - حوالہ جات

[1]Al-Suyūtī, Abd ‘Abdul Raḥmān, Al-Itaqān fī- ‘Ulūm Al-Qūrān, Al-Qāhrā: Al-Halabī, 2/128.

[2]Dr. Darāz, Mūhammad ‘Abdullah, Al-nabā Al-azīm, mutabaa Al-s‘aādat, 1969, Pg# 153,154.

[3]Al-Baqarah, 2:26.27.

[4]S‘aīd ḥawwyā, Al- Āsās fī - Al-tafsīr, 1295.

[5]Al-Baqarah, 2:28,29.

[6]S‘aīd ḥawwyā, Al- Āsās fī - Al-tafsīr, 9/45.

[7] S‘aīd ḥawwyā, Al- Āsās fī - Al-tafsīr, 1/21.

[8] S‘aīd ḥawwyā, Al- Āsās fī - Al-tafsīr, 1/25.

[9] The Encyclopedia Britaniaca, p: 598

[10] The Encyclopedia Britaniaca, p: 598

[11] The Encyclopedia Britanica, p: 598

[12] Thomas Carlyle, The Here As Prophet, Islamic Service League Bombay

[13] William Mure, The life of Muhammad Vol,IP.vii, Edinburgh 1923

[14]Noldeke, Theodor, Sketches as From Eastern History, Khajat Bervit, P: 40,41,51

[15] Watt, Montgomery, Muhammad at Makkah Oxford, 1953. P: 60

[16]Hirshcfold, New Researches Into the Composition and Exegeses of the Quran University of London 1902, P: 33-36

[17]S‘aīd ḥawwyā, Al- Āsās fī - Al-tafsīr, Pg# 26

[18] S‘aīd ḥawwyā, Al- Āsās fī - Al-tafsīr, Pg# 28